رسائل و مسائل

حصہ سوم

سید ابوالاعلیٰ مودودی

رفعِ مسیح کی کیفیت

۲- رفعِ مسیح کے بارے میں جو کچھ مَیں نے کہا ہے وہ صرف یہ ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ سیدنا مسیح علیہ السّلام کے جسداً آسمان پر اُٹھا لیے جانے کی تصریح نہیں کرتے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اس مفہوم کے متحمل بھی نہیں ہیں، بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ محض ان الفاظ کی بنا پر قطعیت کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ قرآن مجید رفع الی السماء کی تصریح کر رہا ہے۔ لہٰذا قرآن مجید کی تفسیر میں ہم اُتنی ہی بات کہنے پر اکتفا کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو "اُٹھا لیا"۔ اس کے مختلف معانی میں سے کسی ایک کی تعیین قرآن سے باہر جا کر تو کی جا سکتی ہے، مگر بہر حال اسے قرآن کی تصریح نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اس پر اگر آپ کو ابہام کی شکایت ہے تو مَیں عرض کروں گا کہ اس قصے کے بعض دُوسرے اجزاء بھی مبہم طریقے سے ہی بیان کیے گئے ہیں۔ مثلاً ایک یہی امر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جب دُشمنوں کی قید میں تھے اور انہوں نے آپ کو صلیب دینے کا فیصلہ کیا تو آخر وہ کیا صورت پیش آئی کہ وہ آپ کی جگہ کسی اور کو صلیب دے بیٹھے اور اس شُبہ میں رہے کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم کو صلیب دی ہے۔ نہ صرف وہ بلکہ خود پیروانِ عیسیٰ علیہ السّلام بھی اسی شُبہ میں پڑ گئے۔ کیا شُبِّہَ لَهُمۡ کی کوئی تفصیلی کیفیت آپ کو قرآن میں کہیں ملتی ہے؟ اب اگر ہم کسی بیرونی ذریعہ سے اس کی کوئی تفصیل بیان کریں تو ایسا کر سکتے ہیں۔ مگر یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ تفصیل خود قرآن بیان